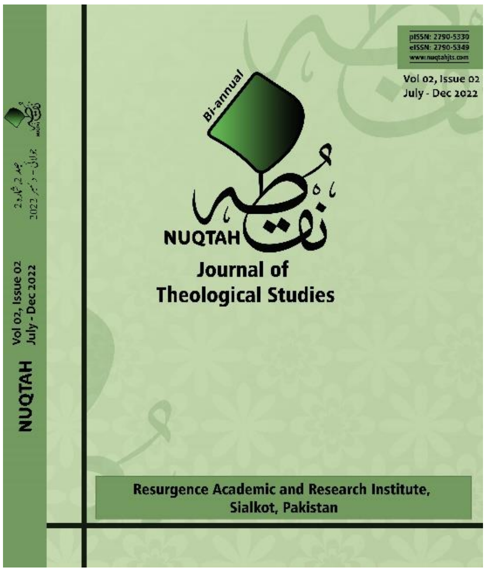

NUQTAH Journal of Theological Studies
Editor: Dr. Shumaila Majeed
(Bi-Annual)
Languages: Urdu, Arabic and English
pISSN: 2790-5330 eISSN: 2790-5349
https://nuqtahjts.com/index.php/njts

Published By:
Resurgence Academic and Research Institute, Sialkot (51310), Pakistan.
Email: editor@nuqtahjts.com

تاجیر رحم کا تعارف، اسباب اور صورتیں: تشریعی مطالعہ

Introduction to surrogacy, causes and forms: Legislative Study

Hafiza Madeeha Zafar
PhD scholar, Department of Islamic Studies, BZU Multan
Email: madeehazafar24@gmail.com

Muhammad Farooq Haider Yasin
PhD scholar, Department of Islamic Studies, BZU Multan
Email: fhaider867@gmail.com

Published online: 30th December 2022

View this issue

OPEN ACCESS

CC BY

Complete Guidelines and Publication details can be found at:
https://nuqtahjts.com/index.php/njts/publication-ethics

تاجیر رحم کا تعارف، اسباب اور صورتیں: تشریعی مطالعہ

Introduction to surrogacy, causes and forms: Legislative study

ABSTRACT

Gaining mother's womb for wages or substitute motherhood, which is named as surrogacy in the English language, is one of the modern issues that are being discussed in the modern world, and especially what are the teachings of religion and its principles in this regard **?** Are they similar or opposite **?** Since the West considers religion as a private matter of an individual and frees the law from it, therefore there is no discussion of justification or illegitimacy there, however, since religion is superior in every private and collective matter for Muslims, therefore in the light of fairness, commercial wombs are also a living social and legal issue, and very prevalent in the West, but there is an entire market for it in India. Among its main causes are poverty, ignorance and social oppression. Its influence is not much in the Muslim community yet it may influence the Muslim society in the coming days and many social and legal problems may arise from it. In this research article analytical method according to Islamic Shariah has been adopted and different forms and causes of the *Tajir Rahm* have been considered.

Keywords: Surrogacy, religion, Muslim society, women, Islam

موضوع کا تعارف

انسانی زندگی میں زمانے کی جدت کے ساتھ نئے نئے انکشافات ہو رہے ہیں، نئی دریافتیں جنم لے رہی ہیں اور ہر دریافت تھوڑے ہی وقت میں تھوڑے سے ردو بدل سے ایک نئی شکل میں نمودار ہو رہی ہے۔ مغرب کی بے مہار نفسانی خواہشات اور عائلی ذمہ داریوں سے گریز کے نتیجے میں بہت سے لوگ اولاد جیسی نعمت سے محروم ہو رہے ہیں اور غیر فطری اعمال مثلاً فحاشی، زنا اور کثرت اسقاط کے نتیجے میں عورتیں تیزی سے پیداواری صلاحیت سے محروم ہوتی چلی جارہی ہیں اور غیر فطری اعمال کو چھپانے اور اولاد جیسی نعمت سے مالامال ہونے کے لئے نئے نئے طریقے ایجاد و دریافت کر رہے ہیں۔

ایسی ایجادات میں سے ایک " تاجیر رحم " یعنی رحم مادر کا اجرت پر حصول یا قائم مقام مادریت ہے جسے انگریزی زبان میں (Surrogacy) کا نام دیا گیا ہے، مغرب میں فحاشی، اباحیت، زنا بالرضا اور کثرت اسقاط کے نتیجے میں عورتیں تیزی سے پیداواری صلاحیت سے محروم ہو رہی ہیں۔ اس کا اندازہ (Center for Disease Control and Prevention) کی ایک رپورٹ میں لگایا جا سکتا ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ 2010 میں 7.3 ملین عورتیں جن کی عمریں 15 سے 44 سال کے درمیان تھیں بچہ پیدا کرنے کے قابل نہیں ہیں۔ اس کے علاوہ مغربی ممالک میں بعض معاشرتی برائیوں کو قانونی جواز فراہم کر دیا گیا کہ وہ پیداواری صلاحیت کی حامل کسی خاتون کی خدمات حاصل کریں، مصنوعی طور پر اس کی بارآوری عمل میں آئے، وہ حمل اور وضع حمل کے مراحل سے گزرے اور پھر جو بچہ اس کی کوکھ سے نکلے اسے وہ ان کے حوالے کر دے۔ جب کہ اسلامی دنیا میں حلال و حرام، جائز و ناجائز اور ذمہ داریوں کا پورا ایک نظم موجود ہے۔

سابقہ کام کا جائزہ

تاجیر رحم موجودہ دور کے پیش آمدہ مسائل میں سے ایک اہم مسئلہ ہے، اس کے بارے میں مختلف علماء نے اپنے نظریات پیش کیے ہیں۔ اس کے متعلق باقاعدہ طور پر آرٹیکل "محمد رضی الاسلام ندوی" نے لکھا ہے جس کا عنوان "رحم مادر کا اجرت پر حصول" ہے۔

اسی طرح محمد رضی الاسلام کی تحریر کردہ کتاب "اکیسویں صدی کے سماجی مسائل اور اسلام" میں بھی اس موضوع پر ایک مضمون موجود ہے اور پروفیسر ڈاکٹر الطاف حسین لنگڑیال نے بھی اس عنوان پر دو آرٹیکل تحریر کیے ہیں جن کے عنوان ہیں "عہد جدید میں کرائے کی ماں سے متعلقہ مسائل شریعت اسلامیہ کے تناظر میں۔ اور جدید دور میں کرائے کی ماں کا تصور اور اسلامی نقطہ نظر۔ لیکن ان مقالات میں کئی پہلو اس حوالہ سے تشنہ تھے جن کا احاطہ زیر بحث مقالہ میں کرنے کی سعی کی گئی ہے۔ مثلاً زیر نظر مقالہ میں سماجی سطح پر تاجیر رحم کے وجود کا تناسب اور اس کے اسباب کو بطور خاص زیر بحث لایا گیا ہے۔

تاجیر رحم کا معنی و مفہوم

عصر حاضر میں سماجی سطح پر جو نئے مسائل پیدا ہوئے ہیں ان میں سے ایک تاجیر رحم ہے۔ لفظ تاجیر رحم سے کیا مراد ہے اس کے لیے ان دونوں اصطلاحات کے معانی اور مفاہیم معنی و مفہوم کو جاننا ضروری ہے۔ تاجیر اور رحم دو الگ الگ الفاظ ہیں اسی وجہ سے ان کے معنی و مفہوم ایک دوسرے سے مختلف ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

i۔ تاجیر کا لغوی معنی

القاموس الفرید میں لفظ تاجیر کے لغوی معنی اس طرح سے بیان کئے گئے ہیں:

آجر = اَجَرَّ یعنی کرائے پر دنیا، کرائے پر چڑھانا اسی طرح اُجِّرَ (تاْجیرًا) کرایہ پر دینا، کرائے پر چڑھانا۔[1]

فیروز اللغات میں تاجیر کے لغوی معنی یہ ہیں: سوداگری، تجارت کا پیشہ[2]

آکسفورڈ عربی ڈکشنری میں لفظ تاجیر کے لغوی معنی اس طرح سے بیان ہیں:[3] Rental (act of renting)

تاجیر کے مترادفات

لفظِ تاجیر کے مترادفات کے طور پر درج ذیل الفاظ مستعمل ہیں:

اجارہ، سوداگر، تجارت، پیشہ، کاروباری اور کسی چیز کا معاہدے کے تحت مقررہ وقت کے لئے کرائے پر لینا اور معاوضہ لینا۔ یہ سب الفاظ تاجیر کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔[4]

ii-رحم کے لغوی معنیٰ:

القاموس الفرید میں رحم کے لغوی معنی یہ ہیں:

لفظ رحم ر-ح-م ان لفظوں کا مجموعہ ہے۔ رحِم، رحم جمع اُرحام: موضع الجنین فی بطن الأم، بچہ دانی، رحم۔[5]

مفردات القرآن میں لفظ رحم کے معنی ہیں: الرَّحِمُ: عورت کا رحم، اور رحوم اس عورت کو کہتے ہیں جسے خرابی رحم کی بیماری ہو اور استعارہ کے طور پر رحم کا لفظ قرابت کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ کیونکہ تمام اقرباء ایک ہی رحم سے پیدا ہوتے ہیں قرآن پاک میں لفظ رحم کا بیان اس طرح سے ہے۔[6] ارشاد باری تعالی ہے۔ وَأَقْرَبَ رُحْمًا [7] "اور قرابت میں ان سے بہتر ہو"۔

فیروز الغات میں رحم کے لغوی معنی اس طرح سے ہیں:

رحم عورت کا عضو مخصوص ہے جہاں حمل ٹھہرتا ہے، حمل اسی میں قرار پاتا ہے، بچہ دان، جمع ارحام کے ہیں۔[8]

آکسفورڈ عربی ڈکشنری میں رحم کے لغوی معنی ہیں: اُرحام، رحم "womb"[9]

رحم کے مترادفات ہیں: بچہ دان، عورت کا عضو مخصوص، بچہ دانی[10] Uterus, Womb

ان سے معلوم ہوتا ہے کہ رحم سے مراد عورت کے جسم کا وہ عضو خاص ہے جو بچے کی پیدائش اور حمل کے لئے استعمال ہوتا ہے اور جہاں جنین کی بڑھوتری اور نشوونما ہوتی ہے۔

تاجیر رحم کا مفہوم

تاجیر رحم کا مفہوم یہ ہے کہ کسی دوسری عورت کا رحم کرائے پر لینا اور پھر اسی عورت کے ذریعے سے بچے کی پیدائش کروانا، اس طریقہ کار کو اس وقت اپنایا جاتا ہے کہ جب بیوی کے رحم میں اس قسم کا نقص موجود ہو جس کی وجہ سے اس کا رحم استقرار حمل کے قابل نہ ہو۔[11]

تاجیر رحم کا اصطلاحی معنیٰ: تاجیر رحم کے اصطلاحی معنیٰ سے مراد یہ ہے کہ ایک متعین مدّت تک کا معاہدہ کرنا جس میں بچے کی پیدائش کے لیے کسی دوسری خاتون کے رحم کا استعمال کرنا اور پھر خاتون کو اس معاہدہ کے تحت پیسہ دینا۔ تاجیر رحم کو قائم مقام مادریت بھی کہا جاتا ہے۔ انگریزی اصطلاح میں اسے surrogacy یا womb on rental اور Alternative Mother کہتے ہیں۔[12]

تاجیر رحم کی مختلف تعریفات

مجلۃ الفقۃ الاسلامی میں اس کی تعریف یہ کی گئی ہے:

i. رحم مادر کی اجرت یہ ہے کہ کسی مرد کا مادہ تولید عورت کے ہمراہ ایک دوسری عورت کے رحم میں ایک مخصوص اجرت پر مخصوص مدّت کے لیے رکھ دیا تاکہ وہ بچہ بن کر پیدا کرے اور بے اولاد صاحب اولاد ہو جائے۔[13]

ii. "ایک ایسی عورت جو کسی دوسرے کے بچے کو لے جانے کے لیے رضامند ہوتی ہے اور تولیدی ٹیکنالوجی کے کچھ طریقے استعمال کرنے سے حاملہ ہو جاتی ہے اور پھر وہ اس بچے کو جنم دیتی ہے۔"[14]

اس کی تعریف یہ بھی کی گئی ہے:

iii. "متبادل ماں کے ذریعے بچے کی پیدائش ایک ایسا عمل ہے جس میں ایک عورت کسی دوسرے جوڑے کے ایمبریو کو اپنے رحم میں رکھتی ہے اور پھر اپنی کوکھ میں اس کی نشو نما کر کے اس بچے کو دنیا میں لانے کا سبب بنتی ہے۔"

امریکن لاء رپورٹ کے مطابق "تاجیر رحم" کی معیاری تعریف اس طرح کی گئی ہے۔

"ایک ایسا معاہدہ جس میں ایک متبادل ماں اجرت کی خاطر اس بات پر راضی ہوتی ہے کہ مصنوعی طریقے سے ایک شخص کے نطفے کو قبول کرے اور بچہ جنم دینے کے بعد اس بچے سے متعلق اپنے پاس کوئی حق نہ رکھے۔"[15]

متبادل ماں (Surrogate Mother) کو اجرت پر لینے کے اصول

i. حمل کے دوران متبادل مائیں الگ اجتماعی گھروں یا ہوسٹلز میں رہتی ہیں جنہیں بچہ فیکٹری کہا جاتا ہے۔

ii. متبادل ماؤں کے لیے ہاسٹل میں رہنا لازمی ہوتا ہے۔

iii. متبادل ماؤں کو ہفتے میں صرف اتوار کو اپنے شوہر اور بچوں سے ملنے کی اجازت ہوتی ہے۔

iv. ایک عورت زیادہ سے زیادہ تین مرتبہ اپنا رحم کرائے پر دے سکتی ہے۔

v. بعض اوقات متبادل ماں کے لیے یہ اصول وضع کر دیا جاتا ہے کہ وہ اس بچے کی دیکھ بھال کرے۔

متبادل ماں (Surrogate Mother) کی مشکلات

کوکھ کو کرائے پر دینے والی عورتوں کی سماجی زندگی بہت مشکل ہوتی ہے کیونکہ کوکھ کرائے پر دینے کے بعد انہیں بری نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور دوسری طرف ان کی نفسیاتی زندگی بھی مفلوج ہو کر رہ جاتی ہے۔ کیونکہ اس بچے سے دوری انہیں بے چین کیے رکھتی ہے لیکن اس بچے سے دور رہنا ان کی مجبوری ہوتی ہے کیونکہ وہ اس کے عوض بھاری معاوضہ وصول کرتی ہیں۔[16]

تاجیر رحم کی اقسام : تاجیر رحم کی بنیادی طور پر دو اقسام ہیں۔

(i) رضاکارانہ / ہمدردانہ (Altruistic)　　(ii) تجارتی[17] (Commercial)

رضاکارانہ / ہمدردانہ (**Altruistic**)

اس قسم میں رحم کو کرایہ پر دینے والی خاتون جسے رضاکارانہ عورت کہتے ہیں وہ باقاعدہ طور پر بچے کی پیدائش پر اور اس معاہدے کے لیے کوئی رقم نہیں لیتی سوائے ان اخراجات کے جو اس طریقہ کار میں استعمال ہوتے ہیں۔

تجارتی (**Commercial**)

اس قسم میں خاتون بچے کی پیدائش کے مرحلے سے گزرنے اور اپنا رحم کرائے پر دینے کے لیے باقاعدہ طور پر معاہدہ کرتی ہے اور اس معاہدے کے تحت آخر میں مقرر شدہ رقم وصول کرتی ہے اس طریقہ کار میں جو اخراجات پیش آتے ہیں ان کے لیے علیحدہ سے رقم دی جاتی ہے۔

تاجیر رحم کی دیگر اقسام وطریقے:

قائم مقام مادریت کی مزید اقسام اور طریقے درج ذیل ہیں:

روایتی تاجیر رحم (Traditional Surrogacy)

حمل کے لیے تاجیر رحم(Gestational Surrogacy)

غیر شادی شدہ کے لیے تاجیر رحم(Surrogacy for single)

خود مختار تاجیر رحم (Independent Surrogacy)

روایتی تاجیر رحم(Traditional)

بیوی کے علاوہ کسی دوسری عورت کا رحم کرائے پر لینا اور اور پھر زوجین کے لیے گئے بیضہ اور نطفہ دونوں مادوں کے ملاپ ٹیسٹ ٹیوب میں کروانے کے بعد اس عورت کے رحم میں ٹیسٹ ٹیوب سے حاصل شدہ جنین کو منتقل کرنا۔

حمل کے لیے تاجیر رحم (Gestational Surrogacy)

ایسی قسم کہ جس میں بیوی کا بیضہ حاصل نہیں ہو سکتا، جس کی وجہ سے کسی دوسری عورت کے بیضہ اور رحم کا استعمال کیا جاتا ہے۔

غیر شادی شدہ کے لیے تاجیر رحم: (Surrogacy for single)

اس قسم میں غیر شادی شدہ افراد بچے کی پیدائش کسی دوسری عورت کے رحم کا استعمال کرتے ہوئے کرواتے ہیں۔ اس قسم میں نطفہ، اسپرم بینک سے یا ان افراد سے لے کر فراہم کر دیا جاتا ہے جبکہ بیضہ اور رحم کا استعمال اس عورت کا کیا جاتا ہے جو اپنا رحم کرائے پر دینے کے لیے رضامند ہوتی ہے۔[18]

خود مختار تاجیر رحم: (Independent Surrogacy)

اس سے مراد ایسی خود مختار سروگیسی جو پرائیویٹ سروگیسی کے نام سے بھی جانی جاتی ہے۔ یہ ایسی قسم ہے جس میں کسی ایجنٹ یا ایجنسی کی مدد لیے بغیر براہ راست زوجین اور رضاکار عورت جو کہ اپنا رحم کرایہ پر دیتی ہے آپس میں معاہدہ کرتے ہیں۔ یہ قسم بقیہ تاجیر رحم کی اقسام سے خرچ کے اعتبار سے فائدہ مند ہے کیونکہ اس میں ایجنسیوں کو علیحدہ سے رقم نہیں دی جاتی۔[19]

تاجیر رحم کی تاریخ، ابتدائی مسائل اور پس منظر

اگر رحم مادر کو اجرت پر لینے کی تاریخ کو دیکھا جائے تو گزشتہ زمانوں میں اس مسئلے کا کوئی ایسا حل موجود نہ تھا کہ وہ افراد جو اولاد سے محروم تھے وہ کسی عزیز وغیرہ کے بچے کو گود لے لیتے تھے۔ وقت بدلنے کے ساتھ ساتھ جس طرح باقی میدان میں سائنس و ٹیکنالوجی نے ترقی کی اسی طرح میڈیکل کے میدان میں بھی اس مسئلے کا حل قائم مقام مادریت یعنی کسی دوسری عورت کے رحم کو کرائے پر لے کر نکالا گیا۔

آغاز

گزشتہ صدی کے اخیر میں اس مسئلے پر میڈیکل سائنس نے حل نکال کر جن طریقوں کو اختیار کیا اور جن پر کامیاب تجربے بھی ہوئے وہ طریقے درج ذیل ہیں:

- مادہ منویہ کی ذخیرہ اندوزی(Sperm Bank)
- ٹیسٹ ٹیوب کا طریقہ
- رحم مادر کا اجرت پر لینا یعنی تاجیر رحم کا طریقہ جسے انگریزی میں surrogacy کہتے ہیں

مادہ منویہ کے ذخائر(Sperm Bank)

مادہ منویہ کو ذخیرہ کرنے کا پہلا ادارہ(Sperm Bank)1971ء میں نیویارک کے شہر میں کمرشل اور تجارتی مقاصد کی غرض سے قائم کیا گیا تھا تاکہ وہ لوگ جو بے اولادی کا شکار نامردگی یا شوہر میں کسی قسم کی بیماری کی بنا پر وہ اولاد سے محروم ہیں تو ان کو متبادل ذرائع اور طریقہ پیش کیا جائے جہاں سے وہ اپنی پسند کے کسی بھی فرد کے اسپرم کو حاصل کر کے اپنے مقصد کو حاصل کر سکتے ہیں۔

اسپرم بینکس میں باقاعدہ طور پر ہر اس فرد کی معلومات موجود ہوتی ہے جن کا مادہ منویہ کو محفوظ کیا جاتا ہے جس سے خواہشمند افراد کو آسانی ہوتی ہے اور وہ اپنی مرضی کے شخص کا مادہ منویہ حاصل کر کے اپنے بچے کی پیدائش کرواسکتے ہیں۔[20]

ٹیسٹ ٹیوب بے بی

بیرونی بارآوری کے سلسلے میں ٹیسٹ ٹیوب کا کامیاب تجربہ 1978ء میں انگلینڈ میں کیا گیا جہاں **In Vitro Fertilization** کے نتیجے میں پہلی ٹیسٹ ٹیوب بے بی پیدا ہوئی۔ اس طریقہ کار میں بیرونی رحم (ٹیسٹ ٹیوب) میں مخلوط نطفہ کی بارآوری کی جاتی ہے۔

قائم مقام مادریت (Surrogacy)

قائم مقام مادریت کا پہلا اور کامیاب تجربہ امریکہ میں 1985ء میں ہوا۔ایک عورت نے اپنا بیضہ اور رحم دونوں کو اس طریقہ کار کے لئے پیش کیا اور اس طرح اس کے بیضہ کو ایک مرد کے نطفہ سے مخلوط کر کے اس عورت کے رحم میں منتقل کر دیا ۔اس کامیاب تجربے کی صورت میں اگلے سال ایک بچی پیدا ہوئی جسے "BABY M" کا نام دیا گیا پھر پوری دنیا میں اس طریقہ کار کو اختیار کیا جانے لگا۔[21]

ابتدائی مسائل کا جائزہ

اس طریقہ کار میں ابتداءً اولاد کے خواہشمند جوڑوں اور رحم کو پیش کرنے والی خواتین کے درمیان مسائل پیش آتے تھے ان میں سے چند ایک یہ ہیں:

مادرانہ جذبات کا مسئلہ

ابتدائی طور پر اس طریقہ کار میں اپنا رحم پیش کرنے والی عورت اور حمل کی تکلیف برداشت کرنے والی اپنی ممتا کا جذبہ سے مجبور ہو کر بچے کی پیدائش کے بعد بچے کو اس جوڑے کے حوالے کرنے سے انکار کر دیتی جنہوں نے اپنی اولاد کی خواہش میں اس طریقہ کو اختیار کیا اور معاہدے کے مطابق بھاری معاوضہ بھی اس عورت کو پیش کیا اور جس کے رحم میں انہوں نے جینز کی پرورش کروائی۔اس طرح سے جوڑے اور عورت کے درمیان تنازعات پیدا ہو جاتے اور انہیں اس مسئلے کا سامنا کرنا پڑتا۔

نفسیاتی مسئلہ

وہ عورت کہ جس کے رحم میں جنین کی پرورش کی جاتی تھی اور وہ بچے کی پیدائش کے دوران تکلیف کا سامنا کرتی تھی جب وہ اس بچے کو جوڑے کے حوالے کرتی تھی تو وہ نفسیاتی مسائل کا شکار ہو جاتی تھی جس بنا پر جوڑے اور عورت کے درمیان مسائل پیدا ہوتے تھے۔یہ قدرتی طور پر عورت کی فطرت ہے کہ جب وہ بچے کو نو ماہ اپنے پیٹ میں رکھتی اور رحم میں جنین کی

صورت میں اپنے خون سے پرورش کرتی تو اس بچے کی انسیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی انسیت اور محبت کی بنا پر جب عورت بچے کو جوڑے کے حوالے کرتی تھی تو اس کو نفسیاتی طور بھی پر مسائل کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔

معاہدہ کو توڑنا

جب بچے کو جوڑے کے حوالے نہ کیا جاتا اور بچہ رحم والی عورت دینے سے انکار کر دیتی تو معاہدہ کی خلاف ورزی ہوتی۔ وہ معاہدہ کہ جس کی ابتدا میں یہ بات طے کی گئی کہ بچے کی پیدائش تک رحم والی عورت کا خیال رکھنا اور بچے کی پیدائش کے بعد اس عورت کو اس کام کے لیے معاوضہ دینا اور اس کے بدلے میں رحم والی عورت کا بچے کو جوڑے کو نہ دینا شامل ہیں۔

اب ان مسائل کا حل قانونی طور پر نکال لیا گیا اور باقاعدہ طور پر ان ممالک میں قانون پیش کیے گئے ہیں تاکہ ان مسائل کا خاتمہ کیا جاسکے۔[22]

موجودہ صورتحال / پیش منظر کا جائزہ

رحم مادر کو کرائے پر لینے کی موجودہ صورتحال کا اندازہ لگایا جائے تو بیشتر افراد مغربی ممالک میں اس طریقہ کار کو اپنا رہے ہیں۔ شادی شدہ جوڑوں کے علاوہ غیر شادی شدہ افراد جو کہ بچے کی خواہش رکھتے ہیں وہ بھی اس تکنیک سے استفادہ حاصل کر رہے ہیں۔

مغربی ممالک میں رحم مادر کا اجرت پر لینا

مغربی ممالک میں اس تکنیک نے باقاعدہ طور پر منافع بخش کاروبار کی صورت اختیار کر لی ہے۔ اپنا رحم خدمت کے طور پر پیش کرنے والی خواتین بھاری رقم کا معاوضہ کے طور پر مطالبہ کرتی ہیں اس کا اندازہ اس طرح سے لگایا جاسکتا ہے کہ امریکہ میں اس تکنیک کے ذریعے بچے کی پیدائش کروانے کے 80 ہزار سے ایک لاکھ امریکی ڈالر کا خرچہ آتا ہے۔[23]

ہندوستان میں رحم مادر کا اجرت پر لینا

رحم کی کرایہ داری کے سلسلے میں عالمی سطح پر ہندوستان سرِفہرست پر ہے۔ اس کی دو وجوہات ہیں:

(i) اس تکنیک کے ذریعے سے بچے کی پیدائش کروانے کا جتنا پیسہ ترقی یافتہ ممالک میں درکار ہوتا ہے ہندوستان میں اس پیسہ کی ایک تہائی رقم کے ذریعہ سے کام چل جاتا ہے۔

(ii) ہندوستان میں غربت کی بنا پر غریب افراد اس کام کے ذریعے سے بہت سے پیسے کو حاصل کر سکتے ہیں جس کی بدولت ان کی غربت کا خاتمہ ہو جاتا ہے اس بنا پر ہندوستان میں اس تکنیک کا بہت استعمال ہو رہا ہے۔

ہندوستان میں اس تکنیک کی اجازت قانونی طور پر 2002ء سے ہے ابتدائی طور پر اس کی اجازت صرف رضاکارانہ طور پر تھی اس پر معاوضہ لینا منع تھا مگر 2008ء میں سپریم کورٹ نے اپنے فیصلے کے ذریعے اس کی بھی اجازت دے دی کہ تجارتی طور پر اس تکنیک کا استعمال جائز ہے اور اس چیز کی اجازت ہے۔

اہل یورپ کا ہندوستان کی طرف رُخ کرنا

چونکہ سپریم کورٹ نے قانونی طور پر اس بات کی اجازت دے دی تھی اس لیے مغربی ممالک کے بیشتر افراد نے ہندوستان کی طرف اس تکنیک کے ذریعے سے بچے کی پیدائش کی غرض سے رخ کیا۔ ان ممالک میں برطانیہ، کینیڈا، امریکا، فرانس، آسٹریلیا اور تائیوان قابلِ ذکر ہیں۔ ان ممالک کی ہندوستان کی طرف آنے سے ہندوستان اور مغربی ممالک کے افراد دونوں کو فائدہ ہوا۔

ایک تو یہ کہ ترقی یافتہ ممالک میں اس تکنیک پر ایک لاکھ ڈالر سے زائد کا خرچ آتا ہے اور ہندوستان میں صرف 15 سے 20 ہزار ڈالر میں اس تکنیک کے ذریعے سے بچے کی پیدائش کرواسکتے ہیں۔

اسی طرح دوسرا فائدہ ہندوستان کی غریب عوام کو ہوا وہ پیسہ جو وہ کئی سال محنت کرنے سے بھی حاصل نہیں کر سکتے تھے وہ ایک عورت نو ماہ اپنا رحم کرائے پر دینے میں آرام سے حاصل کر سکتی ہے۔ اسی بناء پر ہندوستان میں اس تکنیک نے بہت ترقی کی [24]

ہندوستان میں مادر رحم کا اجرت پر دینا بطور انڈسٹری:(Fertility Tourism Industry In India)

چونکہ مادر رحم کا اجرت پر دینے سے ہندوستانی عوام کو بہت فائدہ تھا اسی بنا پر یورپی ممالک کے افراد نے اپنے پیسے سے کو بچانے کی غرض سے ہندوستان کی طرف آئے اور کم خرچے کے استعمال کے ذریعے فائدہ اٹھایا۔ اسی بنا پر اس چیز نے ہندوستان میں ایک انڈسٹری کی شکل اختیار کرلی جسے Fertility Tourism Industry کا نام دیا گیا ہے اس انڈسٹری کا شمار بہت سی ترقی یافتہ انڈسٹریز میں ہے۔ اس انڈسٹری میں 2011ء کے سروے کے مطابق بیس بلین روپے کا سرمایہ لگا ہوا تھا اسی وجہ سے ہندوستان کو دنیا کا سروگیسی کیپیٹل کا درجہ دے دیا گیا ہے۔[25]

المختصر یہ کہ تاجیر رحم یعنی surrogacy کی تاریخ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ابتدا میں ان سپرم بینکس کا انعقاد ہوا اور پھر ٹیسٹ ٹیوب بے بی کی تکنیک کو متعارف کرواتے ہوئے رحم مادر کو کرایہ پر حصول کرنے کی تکنیک متعارف کروائی، جس سے اولاد کی خواہش مند شادی شدہ جوڑے اور غیر شادی شدہ افراد جو کہ اولاد کی خواہش رکھتے ہیں، کو فائدہ ہوا۔ شروع میں اس تکنیک کے ذریعے سے بہت سے مسائل بھی پیش آتے مگر قانونی طور پر تجاویز پیش کر کے ان مسائل پر قابو پالیا۔ اب موجودہ صورتحال کو دیکھا جائے تو ہندوستان میں اس تکنیک کا بنیادی مرکز ہے اور اس بنا پر اس ہندوستان کو اس چیز کی انڈسٹری کا نام بھی دیا گیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مغربی لوگ بہت کم خرچ کے ذریعے سے فائدہ حاصل کرتے ہیں اور ہندوستانی افراد جو کہ غربت سے پریشان ہیں ان کے مسائل کا حل بھی ان کو اس صورت میں مل گیا۔

تاجیر رحم اور معاصر فقہاء کرام کی آراء

تاجیر رحم کی مختلف صورتیں جو عصر حاضر میں درپیش ہیں، یہ ان مسائل میں سے ہیں جن پر قدیم فقہاء نے کوئی حکم صادر نہیں فرمایا۔ اسی وجہ سے عصر حاضر کے علماء نے اس مسئلہ کو مختلف صورتوں میں بیان کیا ہے۔ اس مسئلہ پر بحث و تمحیص اور تحقیق کے نتیجہ میں اہل علم کی آراء میں تنوع موجود ہے۔

معاصر فقہاء تاجیر رحم کی مروجہ صورتوں میں سے دو صورتوں (سوتن کا رحم استعمال کرتے ہوئے بچے کی پیدائش کا عمل یا زوجین کے ٹیسٹ ٹیوب کے ذریعہ سے حاصل شدہ جنین کو کسی دوسری عورت کا رحم استعمال کرتے ہوئے بچہ حاصل کرنا) کے

علاوہ بقیہ صورتوں کے حرام ہونے پر متفق ہیں کہ یہ صورتیں کسی بھی حال میں جائز نہیں ہیں اور یہ کہ اجنبی مرد اور عورت کے نطفہ اور بیضہ سے حاصل شدہ جنین کو کسی دوسری اجنبی عورت کے رحم میں منتقل کروانا(ماسوائے دو صورتوں کے) حرام ہے۔[26]

رحم کی کرایہ داری کا مسئلہ اور فقہاء کے مذاہب

فقہاء کا دو صورتوں میں جو کہ جائز قرار دی گئی ہیں ان کے جواز وعدم جواز پر آپس میں اختلاف ہے جس بنا پر فقہاء کے یہاں اس مسئلہ پر دو مذاہب موجود ہیں۔

پہلا مذہب

اس مذہب کے حاملین تاجیر رحم کی ان دونوں صورتوں کو حرام قرار دیتے ہیں جن کو عصر حاضر کے علماء نے جائز قرار دیا ہے۔

اسلامی ممالک میں منعقدہ فقہی اجتماع کا جائزہ

عمان میں فقہ اسلامی کے اجتماع نے اسی مذہب کو لیا ہے اور یہ اجتماع مکہ میں بھی منعقد ہوا اور 2001ء میں یہ اجتماع قاہرہ میں منعقد ہوا۔ معاصرین علماء جن میں مفتی جامعہ ازہر، شیخ سید وفا، محمد سعید وفا اور محمد سید طنطاوی شامل ہیں کی یہی رائے ہے۔

عمان میں منعقد ہونے والے اجتماع میں ایک قرارداد پیش کی گئی کہ تاجیر رحم کے مروجہ طریقے اختلاط نسب اور ماؤں کے جذبات کو مجروح کرنے کی بنا پر شرعاً حرام اور قطعی ممنوع ہیں۔

جامع الزہرہ مجمع البحوث میں بھی ایک قرارداد پیش کی گئی جس میں ڈاکٹر حضرات میں سے ڈاکٹر عبد السلام، ڈاکٹر احمد تاجی، ڈاکٹر ابو السر اور ڈاکٹر محمد فیاض جیسے ماہرین طب کی بھی یہی رائے تھی کہ تاجیر رحم کی مروجہ صورتیں جائز نہیں ہیں۔[27]

عیسائی فرقے "رومن کیتھولک" کی بھی یہی رائے ہے کہ تاجیر رحم کی مروجہ صورتیں درست نہیں ہیں۔[28]

دوسرا مذہب

اس مذہب کے حاملین کا کہنا ہے کہ ان دونوں صورتوں میں "رحم کی کرایہ داری" جائز ہے کہ جس میں سوتن کا رحم استعمال کرتے ہوئے بچے کی پیدائش کروائی جائے یا زوجین کے ٹیسٹ ٹیوب کے ذریعہ سے حاصل شدہ جنین کو کسی دوسری عورت کا رحم استعمال کرتے ہوئے بچہ حاصل کیا جائے۔

"ڈاکٹر عبد المعطی بیومی" (رکن مجمع البحوث الاسلامیہ و سابق پرنسپل کلیہ اصول الدین جامعہ الازہر) بھی چند شرائط کے ساتھ اسی مذہب کے قائل ہیں۔[29] وہ شرائط یہ ہیں:

شرائط

(1) ام بدیلہ (کرایے کی ماں) دوران حمل اپنے معالج کی نگرانی میں رہے گی۔

(2) حمل کے لیے اس کی عمر مناسب ہو گی۔

(3) وہ اس بات کا بھی اقرار کرے گی کہ اس دوران شادی نہیں کرے گی۔

(4) اگر شادی شدہ ہو تو وہ اپنے خاوند سے نہیں ملے گی یہاں تک کہ بچہ پیدا ہو جائے۔

(5) ام بدیلہ اس بات کا اقرار کرے گی کہ جس بچے کو وہ پیدا کر رہی ہے اس سے اسے مادی و معنوی کوئی حق حاصل نہ ہو گا۔[30]

تاجیر رحم کے اسباب و صورتیں

تاجیر رحم یعنی قائم مقام مادریت کی مختلف صورتیں ہیں جن کے تحت اس ٹیکنالوجی کا استعمال ہو رہا ہے اور مختلف وجوہات کی بنا پر اس کی بہت سی صورتیں متعارف کی گئی ہیں۔ شادی شدہ جوڑوں کے علاوہ دوسرے افراد جو اس ٹیکنالوجی کا استعمال کر رہے ہیں ہر کسی کی اپنی مجبوریاں اور وجوہات ہیں جس کی جو ضرورت پر پورا اترتا ہے وہ اس صورت کو اپنا لیتا ہے قائم مقام مادریت کی مروّجہ صورتوں کا جائزہ لیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اس کی بنیادی طور پر چار صورتیں ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

- زوجین کا بیضہ اور نطفہ کی فراہمی

- بیوی کا بیضہ اور رحم کا قابل استعمال نہ ہونا
- زوجین کے نطفہ اور بیضہ دونوں کا ناقابل استعمال ہونا
- شوہر کا نطفہ اور بیوی کے رحم کا استعمال کے قابل نہ ہونا

اس کے علاوہ ایک مزید صورت یہ ہے

- دو بیویوں کی صورت میں ایک کا بیضہ اور دوسری کے رحم کا استعمال [31]

زوجین کا بیضہ اور نطفہ کی فراہمی

تاجیر رحم کی صورتوں میں سے ایک صورت یہ ہے کہ میاں بیوی دونوں بیضہ اور نطفہ دے سکتے ہوں ان میں کسی بھی قسم کا نقص موجود نہ ہو۔ مگر بیوی کا رحم کسی مرض کی وجہ سے اس قابل نہ ہو کہ اس میں بچے کی نشوونما اور پیدائش ممکن ہو ایسی صورت میں کسی دوسری عورت کے رحم کو کرایہ پر لے لیا جاتا ہے۔

اس صورت میں ٹیسٹ ٹیوب کے ذریعے زوجین کے لئے گئے بیضہ اور نطفہ کو آپس میں ملا کر جنین کو حاصل کیا جاتا ہے اور پھر اس حاصل شدہ جنین کو دوسری عورت جو کہ رضاکار کہلاتی ہے اس کے رحم میں منتقل کر دیا جاتا ہے پھر جنین کی نشوونما اور بچے کی پیدائش رضاکار عورت کے رحم کے ذریعے کی جاتی ہے اور بچے کی پیدائش کے بعد بچے کو والدین یعنی زوجین کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔

ایسی صورت کو روایتی طریقہ یعنی Traditional surrogacy کہتے ہیں۔[32]

بیوی کا بیضہ اور رحم کا قابل استعمال نہ ہونا

یہ ایسی صورت ہے کہ جس میں بیوی کا بیضہ اور رحم دونوں ہی استعمال کے لائق نہ ہوں تو ایسی صورت میں زوجین دوسری عورت کی مدد حاصل کرتے ہوئے اس کے رحم اور بیضہ کی خدمات کو لیتے ہوئے بچے کی پیدائش کرواتے ہیں۔اس صورت میں شوہر کا لیا ہوا نطفہ رضاکار عورت کا بیضہ استعمال کرتے ہوئے جنین کو حاصل کیا جاتا ہے اور پھر اسے عورت کے رحم میں منتقل کر دیتے ہیں اس صورت کو Gestational Surrogacy کا نام دیا گیا ہے۔[33]

زوجین کے نطفہ اور بیضہ دونوں کا نا قابل استعمال ہونا

ایسی صورت کہ جس میں نطفہ شوہر کا نہ ہو اور نہ ہی بیضہ بیوی کا اس قابل ہو کہ جس سے بچے کی پیدائش ممکن ہو جب کہ زوجین اولاد کی خواہش رکھتے ہوں تو پھر کسی دوسرے مرد کا نطفہ اور کسی دوسری عورت کا بیضہ لیا جاتا ہے اور پھر ان دونوں رضاکار مرد و عورت کے نطفہ اور بیضہ کو آپس میں ملا کر جنین کو حاصل کیا جاتا ہے اور پھر جنین کی بارآوری Fertility کے لیے کسی دوسری عورت کا رحم استعمال کرتے ہوئے بچے کی پیدائش کروائی جاتی ہے۔

اس صورت میں جس عورت کا رحم کرایہ پر لیا جاتا ہے اس کا بیضہ استعمال نہیں ہوتا صرف رحم کو لیا جاتا ہے اس طرح تین افراد کی خدمات کو حاصل کرتے ہوئے بچے کی پیدائش ہوتی ہے

مغربی ممالک میں اس طریقہ کار کے لئے بڑے بڑے تجارتی اسپرم بینک موجود ہیں کہ جہاں سے کسی بھی مرد کا نطفہ لیا جاتا ہے اس طرح کے بینک اب مغربی ممالک کے علاوہ ہندوستان میں بھی موجود ہیں۔[34]

شوہر کا نطفہ اور بیوی کا رحم دونوں قابل استعمال نہ ہوں

ایسی صورت کہ جس میں مرد کا نطفہ اور عورت کا رحم اس قابل نہ ہو کہ بچے کی پیدائش ممکن ہو سکے تو ایسی صورتحال میں رحم اور نطفہ کی خدمات لینے کے لیے کسی دوسری عورت اور مرد کی مدد لی جاتی ہے۔ نطفے کی حصولی کے لئے باقاعدہ طور پر

مغرب اور ہندوستان میں اسپرم بینکس موجود ہیں۔ جہاں سے اپنی پسند کا کسی بھی مرد کا نطفہ لیتے ہوئے بیوی کے بیضہ سے ملا کر جنین کو حاصل کیا جاتا ہے چونکہ بیوی کا رحم وضع حمل کے قابل نہیں ہوتا اسی لیے کسی رضاکار عورت کے رحم کو اجرت پر لے کر اس میں حاصل شدہ جنین کو منتقل کر دیا جاتا ہے اور اس طرح بچے کی پیدائش کے تمام مراحل اسی رضاکار عورت کے رحم میں ہوتے ہیں۔

اس صورت کو اختیار کرنے کی وجہ یہ ہے کہ جب شوہر نامردگی جیسے نقص کا شکار ہو اور اس کا نطفہ اس قابل نہ ہو کہ جس سے بچے کی پیدائش کی جا سکے اور بیوی کا رحم بھی کسی نقص کی بنا پر حمل کے لائق نہ ہو جبکہ اس کا بیضہ اس قابل ہو کہ جس کے ذریعے جنین حاصل کیا جا سکتا ہو۔[35]

دو بیویوں کی صورت میں ایک کا بیضہ اور دوسری بیوی کے رحم کا استعمال کرنا

یہ ایسی صورت ہے کہ جس میں شوہر کی دو بیویاں ہوں اور ان میں سے ایک بیوی کی اولاد نہ ہو جب کہ وہ اولاد کی خواہش رکھتی ہو اور اس کی یہ خواہش رحم میں نقص کی بنا پر پوری نہ ہو سکتی ہو جس بنیاد پر وہ اپنی اس خواہش کی تکمیل اپنی سوکن کا رحم رضاکارانہ طور پر لیتی ہو اور اس کی خدمات کو حاصل کرتے ہوئے بچے کی پیدائش کرواتی ہو

اس صورت کا طریقہ کار یہ ہے کہ سوکن یعنی جس کا رحم لیا جاتا ہے اس کے بیضہ کا استعمال نہیں ہوتا لہٰذا ایک بیوی کا بیضہ لیا جاتا ہے اور پھر اسے زوج کے نطفے سے فرٹیلائز کے مرحلے سے گزار کر جنین حاصل کیا جاتا ہے اور پھر اس جنین کو دوسری بیوی کے رحم میں منتقل کرا دیا جاتا ہے تاکہ جنین کی نشو و نما ہو سکے۔[36]

تاجیر رحم کے اسباب

اولاد کی خواہش کو پورا کرنے کے لیے بچے کی پیدائش کسی دوسری عورت کی مدد سے کی جاتی ہے اور اس کے رحم کو اجرت پر لینے کے متعدد اسباب ہیں جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

عورت کا مرض میں مبتلا ہونا، مرض کا جنین میں منتقل ہونا ، اسقاط حمل کا ہونا ، خاتون کا عمر رسیدہ ہونا ، عورت کا خود کو حمل کی تکلیف سے بچانا ، خاتون کا اپنی جسمانی بناوٹ کا خیال رکھنا ، شادی سے پہلے بچے کی پیدائش کروانا اور ہم جنسیت

عورت کا مرض میں مبتلا ہونا

اس کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ خاتون کا رحم کسی ایسے مرض میں مبتلا ہو جس کی وجہ سے اس کا رحم نکال دیا جائے مثلاً کینسر کا ہونا یا مسلسل خون کا بہنا اور وہ کسی بھی طریقے سے نہ روکا جاسکتا ہو یا پھر رحم میں رسولی کا ہونا۔

مرض کا جنین میں منتقل ہونا

عورت کا کسی ایسے مرض میں مبتلا ہونا جس کا اس کے رحم میں حمل کے دورانیہ جنین میں منتقل ہونے کا شبہ ہو مثلاً ایڈز۔

اسقاط حمل کا ہونا

بیوی کے رحم میں جنین کی نشو و نما اور پیدائش صحیح طریقے سے نہ ہو پاتی ہو یا پھر جنین کا بار بار رحم میں مر جانا یہ بھی تاجیر رحم کا سبب ہے۔

خاتون کا عمر رسیدہ ہونا

عورت کی عمر کا زیادہ ہونا کہ جس کی وجہ سے اس کے رحم میں استقرار حمل ممکن نہ ہو۔

عورت کا خود کو حمل کی تکلیف سے بچانا

اس کا یہ سبب بھی ہے کہ خاتون خود کو حمل کی تکلیف سے بچانا چاہتی ہوں جبکہ اس کے رحم میں کسی بھی قسم کا نقص موجود نہ ہو۔

خاتون کا اپنی جسمانی بناوٹ کا خیال رکھنا

تاجیر رحم کا سبب یہ بھی ہے کہ عورت اپنے جسم کی حفاظت کرتے ہوئے حمل وضع حمل سے بچتی ہو جس بنا پر وہ نقص نہ ہونے کے باوجود بھی کسی دوسری عورت کے رحم کا استعمال کرتے ہوئے بچے کی پیدائش کرواتی ہے تاکہ اس کی جسمانی خوبصورتی اور عیش و عشرت ختم نہ ہو۔

شادی سے پہلے بچے کی پیدائش کروانا

مغربی ممالک میں غیر شادی شدہ افراد اس طریقے کا استعمال کرتے ہوئے بچے کی خواہش کو پورا کرنے کے لیے بچے کی پیدائش کرواتے ہیں۔

ہم جنسیت

اس طریقے کو اختیار کرنے کا ایک سبب ہم جنس پرستی ہے ایسے افراد بچے کی پیدائش اس ٹیکنیک کے تحت کرواتے ہیں اور اس کے ذریعہ سے وہ بچہ حاصل کرتے ہیں۔[37]

خلاصۂ بحث

تاجیر رحم کی یہ صورتیں ایسی ہیں کہ جن پر اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ان سب کے استعمال کرنے میں کئی طرح کے مسائل پیش آسکتے ہیں۔ جیسا کہ بچے کے نسب کا مسئلہ، وراثتی مسائل، اخلاقی مسائل اور اسلامی احکامات پر عمل کرنے کے

مسائل وغیرہ ہیں۔اس کی پہلی صورت کہ جس میں دوسری عورت کے صرف رحم کا استعمال ہوتا ہے جس کو روایتی طریقہ کار کا نام دیا ہے وہ اور آخری سوکن کے رحم کا استعمال ان کو اختیار کرنا اسلامی شریعت کے خلاف نہیں جبکہ بقیہ صورتیں ہماری شریعت کے مزاج کے منافی ہیں۔

مصادر اور مراجع:

1 کیرانوی، بدرالزماں قاسمی، القاموس الفرید (لاہور: ادارہ اسلامیات، 2010ء)62/1۔

Kerānwī, Badr al-Zamān Qāsmī, al-Qāmūs al-Farīd (Lahore: Idārā Islāmiāt, 2010) 1/62.

2 فیروز الدین، الحاج، مولوی، فیروز اللغات (راولپنڈی: فیروز سنز لمیٹڈ، س ن)358/1۔

Ferūz al-Dīn, al-Ḥājj, Mawlwī, Ferūz al-Lughāt (Rawalpindi: Ferūz sons Limited, nd)1/358.

3 Oxford Arabic Dictionary, Oxford University Press, 1643.

4 حقی، شان الحق، فرہنگ تلفظ، (اسلام آباد، س ن)270۔

Ḥaqī, Shān al-Ḥaqq, Farhang Talafuẓ (Islamabad, nd) 270.

5 کیرانوی، القاموس الفرید، 1268/1۔

Kerānwī, al-Qāmūs al-Farīd, 1/1268.

6 اصفہانی، راغب، مفردات القرآن، اردو مترجم محمد عبدہ، (لاہور، س ن)412/1–413۔

Aṣfahānī, Rāghib, Mufradāt al-Qur'ān, Urdu Translator: Muḥammad 'Abdhū (Lahore, nd) 1/412-413.

7 القرآن81:18۔

al-Qur'ān 81: 18.

8 کیرانوی، القاموس الفرید،1268/1۔

Kerānwī, al-Qāmūs al-Farīd, 1/1268.

9 Oxford Arabic Dictionary (US: Oxford University Press, nd) 1643.

10 حقی، فرہنگ تلفظ،460۔

Ḥaqī, Farhang Talafuẓ, 270.

11 ندوی، محمد رضی الاسلام، ڈاکٹر، اکیسویں صدی کے سماجی مسائل اور اسلام (لاہور: مکتبہ قاسم العلوم،2012ء) 61۔

Nadwī, Muḥammad Raḍī al-Islām, Ikkiswi Sadī ke Samājī Masail awr Islam, .Lahore: Maktaba Qāsim al-Ūlūm 2012) 61

12 https://hamariweb.com>dictionaries. Surrogacy/2019/05/11/1:30pm.

13 مجلہ مجمع الفقہ الاسلامی، (مکہ مکرمہ: مجمع الفقہ الاسلامی ۲۰۰۳ء) شمارہ دوم، 1/516۔

Majallah Majma‘ al-Fiqh al-Islāmī, (Makkah Mukarramah: Majma‘ al-Fiqh al-Islāmī, 2003) 2nd Edition, 1/516.

14 What is a surrogacy mother?", family formation, accessed: march 11,2015. www.faimilyformation.com/what-is-a-surrogate-mother

15 "Concept of renting womb" , legal servicesindia.com, accessed:feb27,2015. http://legalservicesindia.com/article/surrogacy-concept-of-renting-a-womb-921-1.html

16 "surrogate mother" www.bbc.uk, Accessed:13/02/2019, http://www.bbc.uk/urdu/mobile/india/2019/02/131001 surrogate-baby-factory-nj.shtml

17 http://www.mothersurrogate.com/2018/12/18/10:45 pm.

18 http://www.mothersurrogate.com/2018/12/18/10:45pm.

19 http://www.sensible surrogacy.com/2019/05/11/1:30pm.

20 http//:alwaqiamagzine.wordpress.com/20/11/2018/08:25 pm.

21 http//:alwaqiamagzine.wordpress.com/15/10/2018/05:30 pm.

22 ندوی، اکیسویں صدی کے سماجی مسائل اور اسلام، 62۔

Nadwī, Ikkiswi Sadī ke Samājī Masail awr Islam, 62.

23 https://alwaqiahmagazine.wordpress.com

24 ندوی، اکیسویں صدی کے سماجی مسائل اور سلام، 63۔

Nadwī, Ikkiswi Sadī ke Samājī Masail awr Islam, 63.

25 ندوی، اکیسویں صدی کے سماجی مسائل اور اسلام، 64۔

Nadwī, Ikkiswi Sadī ke Samājī Masail awr Islam, 64.

26 قرطبی، ابی عبداللہ محمد بن احمد الانصاری، الجامع لاحکام القرآن (لبنان، 2012ء) 108/7۔

Qurṭubī, Abu ‘Abdāllah Muḥammad b. Aḥmd al-Anṣārī, al-Jāmi‘ li-aḥkām al-Qur’ān (Lebanon, 2012) 7/1087.

27 ہند الخولی، تاجیر الارحام فی الفقہ الاسلامی، مجلۃ جامعۃ دمشق للعلوم الاقتصادیۃ والقانونیۃ، جلد 27، شمارہ 3، 2010ء، 282۔

Hind āl-Khwlī, Tājīr al-Arḥām fī al-Fiqh al-Islāmī, Majallah Jām‘iah Dimashq lil-‘Ulūm al-Iqtiṣādiyyah wā-alqānūniyyah, Vol. 27, edition 3, 2010, 282.

28 "Surrogacy: a roman catholic perspective" dspace. creighton-edu, Accessed: May,24,2019.

29 سمیر غویبة، المتاجرة بالاموة وبیع الأعضاء البشریة، (القاهرة:مکتبة مدبولي الصغیر، 1999ء)86۔
Samīr Ghwybha, al-Mutājarah bi-al-umūmah wa-bay‘ al-a‘ḍā’ al-basharīyah (Cairo: Maktabat Madbūlī al-Ṣaghīr, 1999) 86.

30 ہند الخولی، تاجیر الارحام فی الفقہ الاسلامی، 289۔
Hind āl-Khwlī, Tājīr al-Arḥām fī al-Fiqh al-Islāmī, 289.

31 منور احمد انیس، تولیدی حیاتیات (علی گڑھ: مجلہ آیات) ، شمارہ 1، جلد 1، 1990، 108۔
Munawwar Aḥmad Anīs, Tawlīdī Ḥayātiāt, (‘Ali Garh: Majallah Āyāt) Vol. 1, Edition 1, 1990, 108.

32 ندوی، اکیسویں صدی کے سماجی مسائل اور اسلام، 64۔
Nadwī, Ikkiswi Sadī ke Samājī Masail awr Islam, 64.

33 ایضاً۔
Ibid.

34 ندوی، اکیسویں صدی کے سماجی مسائل اور اسلام، 65۔
Nadwī, Ikkiswi Sadī ke Samājī Masail awr Islam, 65.

35 لنگریال، الطاف حسین، مقالہ: دور جدید میں کرائے کی ماں کا تصور، مجلہ الایضاح، شیخ زاید مرکز، جلد 29 ، شمارہ نمبر 2، 2002، 79۔
Langryāl, Alṭāf Ḥusaīn, Article: Dawr Jadīd mein Kīrāye kī mān kā Taṣawwur, Majallah al-Idaḥ, Shaikh Zāyad Markaz, Vol. 29, Edition no. 2, 2002, 79.

36 ایضاً۔
Ibid.

37 http://www.hamzadiwan1.wordpress.com/2018/11/23/12:44pm.